فرضوں کے پہلے قعدے میں دوبارہ کتنا تشہد پڑھنے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے؟

ریفرنس نمبر: Gul 2317

تاریخ: 17-09-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ منفرد شخص ظہر کی فرض نماز میں قعدہ اولی میں مکمل تشہد پڑھنے کے بعد، بھولے سے دوبارہ کتنا تشہد پڑھے گا، تو سجدہ سہو لازم ہو گا؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

چار رکعتی فرض نماز کے قعدہ اولی میں تشہد پڑھنے کے بعد بغیر کسی تاخیر کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا واجب ہے، اگر ایک رکن کی مقدار تاخیر کی تو سجدہ سہو لازم ہو گا اور سجدہ سہو لازم ہونے میں جب رکن بولا جاتا ہے، تو اس سے مراد تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار ہوتی ہے، لہذا بیان کردہ صورت میں قعدہ اولی میں تشہد مکمل کرنے کے بعد ایک رکن یعنی سنت کے مطابق تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار تشہد پڑھا، تو اس سے تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہو گا۔

تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہونے کے متعلق نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: "یجب (القیام الی) الرکعۃ (الثالثۃ من غیر تراخ بعد) قراءۃ (التشھد) حتی لو زاد علیہ بمقدار اداء رکن ساھیا یسجد للسھو لتاخیر واجب القیام للثالثۃ" ترجمہ: تشہد پڑھنے کے بعد بغیر تاخیر تیسری رکعت کی طرف اٹھنا واجب ہے، اگر کسی نے بھولے سے تشہد پر ایک رکن کی مقدار زیادتی کی، تو تیسری رکعت کے لیے اٹھنے کا واجب مؤخر ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔ (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ 139، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

"ساھیا" کے تحت حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: "احترز بہ عن العمد فان الصلاۃ تکون بہ مکروھۃ تحریما" ترجمہ: بھولنے کی قید سے عمداً کو نکال دیا، کیونکہ جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ 251، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: "الزیادۃ علی التشھد فی القعود الاول غیر مشروعۃ" ترجمہ: قعدہ اولی میں تشہد پر زیادتی کی شرعی طور پر اجازت نہیں ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 270، مطبوعہ کوئٹہ)

قعدہ اولی میں تشہد پر زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہو گا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی، تو اگر اتنی دیر سکوت کیا، جب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔“ (ملتقطا از بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ713، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدہ سہو میں رکن کی مقدار سے کیا مراد ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ولم یبینوا قدر الرکن وعلی قیاس ما تقدم أن یعتبر الرکن مع سنته وھو مقدر بثلاث تسبیحات“ یعنی علماء نے رکن کی مقدار بیان نہیں کی اور قیاس یہی ہے کہ اس میں سنت کے ساتھ رکن کا اعتبار کیا جائے اور یہ تین تسبیح کی مقدار ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علی المراقی، صفحہ474، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”اگر ایک بار بھی بقدر ادائے رکن مع سنت یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تک تامل کیا، سجدہ سہو واجب ہوا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ178، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی بحر العلوم میں مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اور باب سہو میں تاخیر طویل حسب بیان علامہ (شامی) بھی مقدار ادائے رکن ہے، اس کو جی چاہے تین بار سبحان اللہ کہنے سے تعبیر کریں یا ایک آیت کی مقدار سے بیان کریں یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ لینے کی مقدار سے۔“ (فتاوی بحر العلوم، جلد1، صفحہ462، شبیر برادرز، لاہور)

مزید ایک مقام پر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”کسی رکن کی تاخیر پر سجدہ سہو ہوتا ہے، مثلاً کھڑا ہونا تھا بیٹھ گیا، تو کھڑے ہونے میں تاخیر ہوئی بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا اور پھر بیٹھا، تو بیٹھنے میں تاخیر ہوئی یا بیٹھنا متروک ہوا، ایسی صورت میں سجدہ سہو ہے اور تاخیر کا فیصلہ وہی تین تسبیح کی مقدار سے ہو گا۔“

(فتاوی بحر العلوم، جلد4، صفحہ65، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

09صفر المظفر 1443ھ/17ستمبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے